



URDU Gif Format

نجدی پیشواؤں کے کفریات  
پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں

# سلسلہ السیوف الحمیدیہ علیٰ کفریات بابا النجدیہ

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

## سِلِّ السُّيُوهِندِيَّةِ عَلٰی كُفْرِيَّاتِ بَابَا النُّجْدِيَّةِ

۱۳

۱۲

(نجدی پیشواؤں کے کفریات پر لٹکتی ہوئی ہندی تلواریں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسئلہ از بدایوں مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب !

اللّٰهُم افاضاتہم وافاداتہم ، السلام علیکم !

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہیں، اور جس مسلمان کو متقلد دیکھیں شرک بتاتے ہیں، دہلی والے اسماعیل مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم والیضاح الحق و میکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اور اس کے اقوال کو حق و ہدایت جانتے اور اس کے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں، ہمارے فقہائے کرام پیشویان مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں ؟  
بَيِّنُوا تَوَجُّدًا (بیان کرو اجر حاصل کرو۔ ت)

الجواب

الحمد لله على دين الاسلام والسلام على نبي الاسلام سلام المسلمين بعون السلام وعلى

الہ وصحبہ فی دار السلام، ایہا المسلمون! پیش از جواب اتنا عرض کروں کہ اس تحریر سے مقصود دو امور نمود:  
 اولاً عامر مسلمین و برادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب و بابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل، اور ان کا امام الطائف  
 ایسی شناختوں کا موجد و قائل۔

ثانیاً کبرائے و بابیہ پر عرض ہدی و خوف خدا کہ دیکھ کیسے کو امام بناتے ہو، اندھیری رات میں کس مضل مبین  
 کے پیچھے جاتے ہو، تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے، دم کے دم میں سویرا ہے۔

بروز شہر شود، پچھو صبح معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شب دیگور

(صبح کی شہر میں تجھے معلوم ہو جائے گا کہ اندھیری رات میں کس سے ملاتے ہے رات)

غصے سے کام نہیں چلتا، بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا انما اعظکم بواحدۃ (میں صرف ایک نصیحت کرتا ہوں۔ ت)  
 ایک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حجت جہا بلیت سے جدا ہو کر اللہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجئے، سب  
 کتابوں کے نشان صفحات بتا دئے ہیں جس میں شبہ نہ ہو تطبیق کر لیجئے، پھر اگر نگاہ انصاف میں تمہارے مذہب و  
 امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو، کفریات و ضلالت پر اصرار نہ کرو، بد دین کی پیروی کا دم نہ بھرو،  
 اور اگر طاقت جواب ہے تو کیوں بیچ و تاب ہے، ہمیں گو وہیں میڈاں، اظہار حق سے کیوں خائف و ترساں  
 آدمی بن کر اور کی سنی اپنی کئی، ایک مبارک عبادت کی نہیں سمجھتے، یہ ایک نمونہ ہے اسی سے فارغ ہو تو اور سنا ہے  
 اُس سے بھی سلامت نکلتے تو اور آگے چلتے یہاں تک کہ حق ایک طرف کھل جائے، جتید و ردی میزانِ عمل میں تل جائے،  
 اے رب میرے! ہدایت فرما، انت السمیع القریب، و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکل و الیہ انیب  
 (تو قریب و سمیع ہے، مجھے صرف اللہ سے توفیق حاصل ہے ہی پر میں نے توکل کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ ت) بلاشبہ گروہ مذکور  
 اور اس کے پیشوائے مسطور پر بوجہ کثیر قطعاً یقیناً کفر لازم، اور حسب تصریحات جمہیر فقہائے کرام اصحاب  
 فتاویٰ اکابر و اعلام ان پر حکم کفر ثابت و قائم، اُن کے عقیدوں و مکیدوں مذہبی رسالوں میں بکثرت کلمات کفریہ ہیں  
 جن کی تفصیل کو ذخیرہ درکار، خود ان کے پیشوائے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب آسمانی  
 کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس معصوم کتاب مانتے ہیں) اپنے اور اپنے سب پیروؤں کے صریح کافر  
 بُت پرست ہونے کا صاف اقرار کیا، ہم نے اس سوال کے درود پر خاص اس باب میں ایک مفصل رسالہ مسمتی  
 بنام تاریخی التکوینۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ لکھا اور اس میں بطور نمونہ ان کے نشر کفریات کا  
 شمار کیا کہ بحوالہ کتاب و صفحہ ان کے پیشوائے کتابوں سے اقوال نقل کئے، پھر ائمہ کرام و علمائے عظام کی تصانیف  
 سے اُسی طرح بہ نشان صفحات اُن باتوں پر حکم کفر مع ترجمہ لکھے۔ تھم اللہ تعالیٰ اس رسالہ نے اپنے ناظر کو اس  
 امر کی تحقیق میں کوئی وقت باقی نہ رکھی، صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھا چاہے اُس کی کتابوں سے صفحہ کے



نشانوں سے وہ عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علماء میں ان کی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے۔ وہ کتابیں جن سے ہم نے ان کے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں :

- (۱) قرآن عظیم (۲) صحیح بخاری شریف (۳) صحیح مسلم شریف (۴) فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۵) درمختار (۶) عالمگیری (۷) فتاویٰ قاضیخان (۸) بحر الرائق (۹) نہر الفائق (۱۰) اشباہ والنظائر (۱۱) جامع الرموز (۱۲) برجندی شرح نقایہ (۱۳) مجمع الانہر (۱۴) شرح و ہبانیہ (۱۵) رد المحتار (۱۶) شرح الدرر والغرر للعلامة اسمعیل النابلسی (۱۷) حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ للعلامہ عبدالغنی النابلسی (۱۸) نوازل امام فقیہ ابواللیث (۱۹) فتاویٰ ذخیرہ امام برہان محمود (۲۰) فتاویٰ خلاصہ (۲۱) فتاویٰ بزازیہ (۲۲) فتاویٰ تمار خانہ (۲۳) مجمع الفتاویٰ (۲۴) معین الحکام علامہ طرابلسی (۲۵) فصول عمادی (۲۶) خزائن المفتین (۲۷) جامع الفصولین (۲۸) جواهر اخلاطی (۲۹) کلمۃ لسان الحکام (۳۰) الاعلام بقواطع الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی (۳۱) شفا شریف للامام القاضی عیاض المالکی (۳۲) شرح الشفا للملا علی قاری (۳۳) نسیم الریاض للعلامة الشہاب الخفاجی (۳۴) شرح المواہب للعلامة الارقانی المالکی (۳۵) شرح فقہ اکبر للعلامة القاری (۳۶) شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی (۳۷) الدرر السنیہ للعلامة السید الشریف مولانا احمد زینی وعلان المکی الشافعی (۳۸) الدر الثمین للشاہ ولی اللہ دہلوی (۳۹) تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی (۴۰) تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف (۴۱) موضع القرآن شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح ، یہاں تک کہ خود تقویۃ الایمان اور اس کا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہ ، اور نیز اس میں مدد ملی گئی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد الفسفی علامہ سعید نفث زانی و میزان الشریعۃ الکبریٰ امام عبدالباق شمرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انباء فی سلاسل اولیاء ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب ، یہاں تک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ظاہری آنجنابی وغیرہ سے ، یہاں صرف سات (کفریہ) قول پر اکتفا کر دیں :

کفریہ اول : تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ص ۲۰ :

”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے“

اس کا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحتاً لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں ، ہاں حاصل کر لینے کا اختیار رکھتا ہے ، یہاں صراحتاً اللہ تعالیٰ کی طرف

یَکْفُرُ إِذَا وَصَفَ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا لَا يَلِيقُ بِهِ أَوْ  
فِيهِ أَلَى الْجَهْلِ أَوْ الْعَجْزِ أَوْ النِّقْصِ  
جِوَاللَّهِ تَعَالَى كِي شَانِ مِی اِیْسِی بَات کَہ جَو اُس کَہ  
لَا لَاقَ نَہِی یَا اُسَہ جَہْل یَا عَجز یَا کَسی نَاقِص بَات کِ طَرَفِ  
نِسْبَت کرے وہ کافر ہے۔

لو قال علم خداے قدیم نیست یکفر۔

جو علم خدا کو قدیم نہ مانے وہ کافر ہے۔

فقہ اکبر امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ۱۲۹۶ھ ص ۲۹ :

کفر یہ دوم : بعض علماء دلیل لائے تھے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ میں شریک و ہمہ را اگر ممکن ہو تو معاذ اللہ آیہ کریمہ و خاتمہ النبیین کی تکذیب لازم آئے، اس کے جواب میں شخص مذکور کا کلام سنئے، یکر و زی مطبع فاروقی ص ۱۴۴ :

بعد اخبار ممکن است کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود، پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر

خبر دینے کے بعد ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان خبروں کو بھول جائے پس حضور علیہ السلام کی مثل کا وجود ممکن ہونا ہر کسی نص

۲۵۸/۲      نورانی کتب خانہ پشاور      الباب التاسع في احكام المرتدين      له فتاوى ہندیہ

२५२/२    "    "    "    "    "    "    "    "    "    "    Pr

کے شرح العقائد الفسیفیۃ دار الاشاعۃ العربیہ قندھار افغانستان ص ۲۳

٢٥ مخ الروض الاظهر شرح الفقه الاكبر الباري حل شأنه موضوع في الازل بصفات الخ مصطفى الباني مصر ص ٢٥

مکذیب نصی از نصوص مکرر و سلب فساد آن مجید  
بعد از ازال ممکن است یہ

یہاں صاف بے پردہ اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع میں جھوٹی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں مگر اس میں ہے  
کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو مکذیب کہاں سے آئے گی کہ اب  
کسی کو وہ نص یا وہی نہیں جو جھوٹ پر اطلاع پائے۔

شفا شریف مطبع صدیقی ص ۳۶۱ :

من دان بالوحدانية وصحة النبوة ونبوة  
نبينا صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم  
ولكن جوز على الانبياء الكذب فيما اتوا به  
ادعى في ذلك المصلحة بزعمه اولم يدعها  
فهو كافر باجماع

جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، نبوت کی حقانیت، ہمارے  
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نبوت کا  
اعتقاد رکھتا ہو یا نہ ہو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
پر ان باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے  
لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم خود اس میں کسی  
مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے۔ (ت)

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کا کذب جائز جانتے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا  
کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہ ہوگا !

کفر یہ سووم : صراط مستقیم مطبع ضیائی ۱۲۸۵ھ ص ۱۷۵ اپنے پیر کی نسبت لکھا :

روزے حضرت بل و علا و ست راست ایشان  
را بدست قدرت خاص خود گرفته و چیزے را از امور  
قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے حضرت ایشان  
کرده فرمود کہ ترا ایس چنین داده ام و پلٹے ہوئے دیگر  
خواہم داد

ایک روز اللہ تعالیٰ نے اس حضرت کا دایاں ہاتھ اپنے  
دست قدرت میں پکڑا اور امور قدسیہ کی ایک بلندہ والا  
عجیب چیز حضرت کو پیش کر کے فرمایا تجھے یہ دیا اور  
اس کے علاوہ اور چیزیں بھی دیں گے۔

(ت)

ص ۱۲ : مکالمہ و مسامرہ بدست می آید (ہم کلامی اور باتیں حاصل ہوئیں۔ ت)

۱۷	فاروقی کتب خانہ ملتان	۱۷
۲۹۹/۲	المطبعة الشریکة الصحافیہ	۲۹۹/۲
۱۶۴	المکتبۃ السلفیہ لاہور	۱۶۴
۱۲	۲ ۲ ۲	۱۲

ص ۱۵۲، گاہے کلام حقیقی ہم می شود (کبھی حقیقی گفتگو بھی حاصل ہوتی ہے۔ ت) یہ صراحت اپنے پیروغیر کو نبی بنانا ہے۔

تفسیر عزیزی سورہ بقرہ شاہ عبدالعزیز صاحب مطبع کلکتہ ۱۲۲۹ھ ص ۲۲۳:

ہم کلامی با خدا سے عزوجل محض است بملائکہ و انبیاء  
علیہم الصلوٰۃ والسلام وغیر ایشاں را ہرگز میسر  
نمیشود، پس فرمائش ہم کلامی با خدا گویا فرمائش آنست  
کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد  
اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی صرف انبیاء اور فرشتوں کے لئے  
خاص ہے، علیہم الصلوٰۃ والسلام، ان کے علاوہ  
کسی دوسرے کو ہرگز یہ میسر نہیں ہوتی، پس اللہ تعالیٰ  
سے ہم کلامی کی فرمائش کرنا گویا کہ اپنے کو پیغمبروں اور  
فرشتوں میں شمار کرنا ہے۔ (ت)

شرح عقائد جلالی طبع مصر ص ۱۰۶، اس مسئلہ کی دلیل میں کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا مدعی کافر ہے  
نہدایا:

المکالمۃ شفاہا منصب النبوة بل اعلیٰ مراتبہا  
وفیہ مخالفة لما هو من ضروریات الدین  
وهو انه صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ و  
سلم خاتم النبیین علیہ افضل صلوٰۃ  
المصلین  
اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُس کے  
مراتب میں اعلیٰ مرتبہ ہے تو اس کے دعوے میں  
بعض ضروریات دین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ  
آلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا  
انکار ہے۔

اسی طرح شفا شریف میں مدعی مکالمہ کو بالاجماع کافر بتایا ص ۳۶۰، اسی میں ہے ص ۳۶۲:

وکذلك من ادعى منهم انه يوحى اليه وان  
لم يدع النبوة وانہ يصعد الى السماء ويدخل  
الجنة وياكل من ثمارها ويعانق الحور  
العین فهو لا يكلمهم كفار مكدون للنبی صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم  
اسی طرح جو جھوٹا متصرف دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ  
اُسے وحی کرتا ہے اگرچہ مدعی نبوت نہ ہو یا یہ کہ وہ آسمان  
تک پہنچتا جنت میں جاتا اُس کے پھل کھاتا حوروں کو  
گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں اور حضرت رسول اللہ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تکذیب کرنے والے۔

۱۔ صراط مستقیم باب سوم مکملہ در بیان سلوک ثانی  
۲۔ فتح العزیز (تفسیر عزیزی) آیت ۱۱۸/۲ کے تحت  
۳۔ الدوائی علی العقائد العنصیة بحث توبہ سے قبل  
۴۔ الشفاء بتعريف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما هو من المقالات المطبوعة الشریفة الصحافیہ ۱/۲-۲۰۰







کفر یہ پنجم : صراط مستقیم، بعض ادبیاء کی نسبت لکھا، ص ۳۸ :

صدیق من و جد مقلد انبیاء می باشد و من و جد  
محقق در شرائع علیہ  
صدیق من و جد انبیاء کا مقلد ہوتا ہے اور من و جد  
احکام شریعت میں محقق ہوتا ہے (ت)

ص ۳۹ :

علوم کلیہ شرعیہ اور اید و واسطہ می رسد بوساطت  
تورجیلی و بوساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
پس در کلیات شریعت و حکم و احکام ملت اور  
شاگرد انبیاء ہم می توان گفت و ہم استاذ  
انبیاء ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ الیت از شعب  
وحی کہ آن را در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر  
می فرمایند و بعضی اہل کمال آن را بوحی باطنی  
می نامند علیہ

امور کلیہ شرعیہ اس کو دو طرح سے پہنچتے ہیں، ایک  
فطری نور کے ذریعہ سے، دوسرا انبیاء علیہم الصلوٰۃ  
والسلام کے واسطہ سے، پس شرعی کلیات اور حکم  
و احکام ملت میں اس کو انبیاء کا شاگرد کہہ سکتے ہیں  
اور انبیاء کا استاذ بھی کہہ سکتے ہیں نیز ان کے  
اخذ کا طریقہ وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے جس کو  
عرف شرع میں نفث فی الروع سے تعبیر کرتے ہیں اور  
بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کا نام دیتے ہیں (ت)

ص ۴۰ :

بہیں معنی را بامامت و وصایت تعبیر میکنند علیہ

اسی معنی کو امامت اور وصی سے تعبیر کرتے ہیں (ت)

ص ۴۱ :

لابد اور ابجافطے مثل محافظت انبیاء کہ مستحق عصمت  
ست فائز سے کنند علیہ

ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قرار دیا جائے جس طرح  
انبیاء کا محفوظ ہونا جس کو عصمت کہتے ہیں (ت)

ص ۴۲ :

ندانی کہ اثبات وحی باطن و عصمت مرغیر انبیاء را  
مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت

یہ نہ سمجھنا کہ باطنی وحی اور عصمت  
کو غیر انبیاء کے لئے ثابت کرنا خلاف سنت اور

۳۳ ص	الملکۃ السلفیہ لاہور	فصل ثانی	۱۷ صراط مستقیم
۳۴ ص	" " "	"	۱۸ " "
۳۵ ص	" " "	"	۱۹ " "
"	" " "	"	۲۰ " "

است و نہانی کہ از باب این کمال از عالم منقطع  
شدہ اند۔  
از قبیل اختراع بدعت ہے اور یہ بھی نہ سمجھنا کہ  
اس کمال کے لوگ دنیا سے ختم ہو چکے ہیں (ت)

یہاں صاف تصریحیں ہیں کہ ان کے بعض خیالی اولیاء کو احکام شریعت بے وساطت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام  
وحی باطن سے پہنچتے ہیں وہ احکام شریعت میں ایک وجہ سے خود محقق اور پیروی انبیاء سے مستغنی ہوتے ہیں وہ مثل  
انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

اقول اور احکام شریعت میں بھی کلیہ کی تصریح کر دی کہ کوئی ناواقف دھوکا نہ کھائے کہ یہ لوگ مجتہدین امت  
سے ہیں اگرچہ بے وساطت انبیاء حکم پہنچا ہی اغراض مجتہد کو بس تھا مگر زیادتِ فرق و کمالِ صراحت کے لئے احکام کلیہ  
کا اونچا طرہ چمکتا چمکتا نالٹکا دیا کہ احکام کلیہ شرعیہ تو نبی ارشاد فرماتا ہے مجتہد کی اتنی شان کہ ان سے احکام جزئیہ  
استنباط کرتا ہے، یہاں ایسا نہیں بلکہ انھیں خود احکام کلیہ شریعت بے وساطت نبی بذریعہ وحی پہنچتے ہیں، مسلمانو!  
خدا کے واسطے اور نبی کے کئے ہیں یہ صراحۃً غیر نبی کو نبی بنایا کہ صریح کفر ہے اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت۔  
تفسیر عزیزی شاہ عبدالعزیز صاحب سورہ بقرہ ص ۱۴۴۳

معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن  
نہیں ہے۔  
شرعی احکام کی معرفت انبیاء کی وساطت کے  
بغیر ممکن نہیں۔ (ت)

تحفہ اثنا عشریہ شاہ صاحب موصوف مطبع کلکتہ ۱۲۴۳ھ ص ۱۴۰  
انچ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ خانہ کعبہ  
برود و وضع حمل نماید و رغبت پر ہمیزہ زیرا کہ کسے  
از فرق اسلامیہ و غیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ  
بنت اسد شدہ ہے  
جو کہا جاتا ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو وحی آئی کہ تو  
خانہ کعبہ میں جا اور وہاں بچے کی پیدائش کر، یہ سب  
جھوٹ اور بے پر بات ہے کیونکہ کوئی بھی اسلامی  
اور غیر اسلامی فرقہ فاطمہ بنت اسد کی نبوت کا قائل  
نہیں ہے (ت)

الدر الثمین شاہ ولی اللہ صاحب مطبع احمدی ص ۵ :  
الامام عندہم هو المعصوم المفترض  
رافضیوں کے نزدیک امام وہ ہے کہ معصوم اور اُس کی

لے صراط مستقیم ہدایت را بعد در بیان ثمرات حب ایمانی  
لے فتح العزیز (تفسیر عزیزی) بیان افراط فرقہ امامیہ  
لے تحفہ اثنا عشریہ کید ہشتاد و ہفتم  
ص ۳۶ المکتبۃ السلفیہ لاہور  
ص ۳۴۹ مطبع مجتہدائی دہلی  
ص ۷۹ سہیل اکیڈمی لاہور

طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا وهذا هو معنى النبى  
فمنذ هبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم  
اللہ تعالیٰ علیہ  
الحامت فرض اور اس کی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی  
معنی نبی کے ہیں تو ان کے مذہب سے ختم نبوت کا  
انکار لازم آتا ہے اللہ ان کا بُرا کرے۔

دیکھو یہ وہی امامت وہی عصمت وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم  
بتاتے ہیں۔ شفا شریف کا قول گزرا کہ صرف وحی کا دعویٰ کفر ہے اگرچہ نبوت کا مدعی نہ ہو۔

**کفر یہ ششم : صراط مستقیم ص ۱۹۵**

صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظین گوجاب  
رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق  
در صورت کاو و تر خود است کہ خیال آں با تعظیم اجلال  
بسوئے دل انسان می چسپد و این تعظیم واجب للال  
غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود بشرک می کشد نہ  
اپنی ہمت کو شیخ اور ان جیسے معظّم لوگوں خواہ جناب  
رسالت مآب ہوں کی طرف مبذول کرنا اپنے گائے اور  
گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی گنا بدتر  
ہے کیونکہ ان کا خیال تعظیم اور اجلال کے ساتھ انسان  
کے دل کی گہرائی میں چپک جاتا ہے اور یہ غیر کی تعظیم کو  
اجلال نماز میں ملحوظ و مقصود ہو تو شرک کی طرف کھینچ

لینی لایق ہے۔ (ت)

یہ صراحت حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور ان کی شان  
میں ادنیٰ انگستاخی کفر جس کی مبارک مقدس منور تفصیل شفا شریف اور اس کی شرح میں ہے، اللہ انصاف !  
بدتر جہا بدتر کہنا و در کنار اگر تمہارا بیٹا یا نوکر یا غلام تمہاری کسی شے کو گدھے یا کتے سے صرف تشبیہ ہی دے کہ  
تمہاری فلاں بات گدھے کی سی ہے فلاں چیز کتے سے ملتی ہے تو کیا اس نے تمہیں گالی ندی ؟ کیا تمہارے ساتھ  
شدید گستاخی نہ کی ؟ ذرا اپنے کلیجہ پر ہاتھ رکھ دیکھو تو جانتو کہ اس ملعون قول نے مسلمانوں کے سچے نبی صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کھلی دشنام دے کر ان کے دلوں پر کیسا زخم عظیم پہنچایا و سيعلم الذین ظلموا ای منقلب  
یقبلون (اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت)

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر

لہ الدرا الثمین شاہ ولی اللہ

۵ صراط مستقیم باب دوم فصل سوم المکتبۃ السلفیہ لاہور ص ۸۶  
۵ القرآن الکریم ۲۶/۲۷



فی الدنیا والآخرۃ واعد لهم عذاباً مہیناً  
اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں، اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے (ت)

اور یہ وجہ پیش خود بھی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خیال آئے گا تو غفلت کے ساتھ اور اس کی نوبت شرک تک پہنچے گی اس قائل کو لزوم کفر تک پہنچانے کے لئے بوجہ کافی کہ اس بنا پر التعمیات میں السلام علیک ایہا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ اور اشہد ان محمدًا عبداً ورسولہ، پچھلے قعدہ میں اللہ صلی علی محمد و آل محمد، ہر رکعت میں صراط الذین انعمت علیہم یوں ہی نمازوں میں وہ سورۃ و آیت جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا کسی نبی یا نیک یا کسی بندے یا کعبہ وغیرہ معظمت دینیہ کا ذکر یا خطاب رہے، خلاصہ یہ کہ الہکم التکاثر کے سوا الحمد وغیرہ کسی سورت کا پڑھنا سب معاذ اللہ شرک کی راہ ہوا اور شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتیمۃ عیاذاً باللہ ان شرکیات کی واجب و سنت و جائز کرنے والی ہوئی، صحابہ سے آج تک تمام مسلمان کہ ان امور پر اجماع کئے ہوئے ہیں سب شرک میں گرفتار ٹھہرے، اس سے بڑھ کر اور کیا کلمہ کفر ہوگا۔ شفا شریف ص ۳۶۲ و ۳۶۳

نقطہ بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ  
الی تضریر الامۃ  
شخص ایسی بات کہ جس سے تمام امت کے گمراہ ٹھہرنے کی راہ نکلتی ہو ہم بالیقین اسے کافر کہتے ہیں۔

حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ دہلوی مطبع صدیقی ص ۲۱۰

ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تنویہا بذکرہ و اثباتاً لاقرار برسالتہ و اداء بعض حقوقہ۔  
پھر اس کے بعد التعمیات میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا ان کا ذکر پاک بلند اور ان کی رسالت کا اقرار ثابت اور ان کے حقوق کا ایک پارہ ادا کرنے کے لئے۔

مکتوبات جناب شیخ محمد و صاحب مطبوعہ مکتبہ راج ۲ مکتوب ۳۰ ص ۴۶

خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت رابطہ نوشتہ بودند کہ بحدے استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا  
خواجہ محمد اشرف ورزش نے رابطہ (تصویر شیخ) کی نسبت لکھا ہے کہ اس کا اس حد تک غلبہ ہے کہ نمازوں

لہ القرآن الکریم ۳۳/۵۷

لہ الشفا بترغیف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ما ہو من المقالات المطبوعۃ الشکرۃ الصحافیہ ۲۷۱/۲

لہ حجۃ اللہ البالغہ الامور الی لا بد منها فی الصلوٰۃ المکتبۃ السلفیہ لاہور ۶/۲

موجود خود میداند و بنید و اگر فرضاً نفی کند مفتی نمیکرد و  
محبت اطوار این دولت متمنائے طلاب است از  
ہزاران یکے را مگر بدیند صاحب این معاملہ مستعد  
تمام المناصبہ است یحتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا  
جمع کمالات اور جذب نماید رابطہ را چہرہ نفی  
کنند کہ او مسجد الیہ است نہ مسجد لہ چہا محاریب  
مساجد رافقی نہ کنند ظہور این قسم دولت سعادت مند  
را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را  
متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او  
باشند نہ در رنگ جماعہ بید دولت کہ خود را مستغنی  
دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و  
معاملہ خود را بر ہم زنند

(شیخ) کو اپنا وسیلہ جانتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس بے دولت جماعت کی طرح نہیں  
ہوتے جو اپنے آپ کو شیخ سے مستغنی جانتے ہیں اور اپنی توجہ کا قبلہ شیخ سے پھر کر خود سر ہو جاتے ہیں۔ (ت)  
سبحان اللہ! کہاں تو اس شخص کا وہ کفری بول کہ نماز میں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی  
آلہ وسلم کا خیال آیا اور خاکش بدن شرک نے منہ پھیلایا نہ فقط نماز برباد کہ ایمان ہی ابتر، تہ برہے کافروں  
کفران کے (بدگویوں کی) طرف خیال لے جانا اپنے بیل اور گدھے کے نہ صرف تصور بلکہ ہر تن اس میں ڈوب جانے سے  
بدرجہ بدتر اور کہاں شیخ طریقت و آقائے نعمت و خداوند دولت خاندان دہلی حضرت شیخ مجد دکاریہ واشگاف قول  
کہ تصور صورت شیخ سے غافل نہ ہو نمازوں عبادتوں سب وقول حالتوں میں اسی کی طرف متوجہ رہو اگر چہ عین  
نماز میں اسی صورت کو سجدہ محسوس ہو کہ وہ قبلہ عبادت ہے نہ مسجد لہ، جو اس قبلہ سے پھر اوہ بے دولت تباہ  
ہو اس کا کام برباد گیا تصور شیخ کی ایسی دولت سعادت مندوں کو ملتی ہے طالبانِ خدا کو اس کی بہت تمنا  
رہتی ہے غرض وہ بول یہ قول باہم لڑے ہیں کفر و شرک کے عقاب پر تو لے کھڑے ہیں، دیکھتے وہ بانی صاحب کدھر  
ڈھالتے ہیں اُدھر جھکاتے یا ادھر ڈالتے ہیں سہ

یا دامن یار رفت از دست      یا ای دل زار رفت از دست  
(یار کا دامن ہاتھ سے گیا یا یہ آزرده دل ہاتھ سے گیا۔ ت)  
کذلک العذاب ولعذاب الآخرة اکبر ۱  
لو کانوا یعلمون ۲  
کفر یہ، مقسم؛ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک حدیث میں ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا کہ  
اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان  
ہوگا وفات پائے گا زمین میں بڑے کافرہ جائیں گے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہو جائے گی۔ تقویۃ الایمان  
ص ۴۴ پر حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی اور خود اس کا ترجمہ کیا:

”پھر بھیجے گا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکالے گی جس کے دل میں ہوگا ایک رائی کے دانے بھر ایمان  
سورہ جائیں گے وہی لوگ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو پھر جاویں گے اپنے دادوں کے دین پر“  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی صراحتہ ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول حضرت  
مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آئے گی۔ تقویۃ الایمان میں حدیث کے یہ لفظ بھی نقل کئے اور ان کا ترجمہ لکھا ہے:  
”نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ علیہ السلام کے بعد آئے گی، سورہ دھنود سے گا اُس کو، پھر بھیجے گا اللہ ایک باد  
ٹھنڈی شام کی طرف سے، سو نہ باقی رہے گا زمین پر کوئی کہ اُس کے دل میں ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ  
مار ڈالے گی اس کو“

بایںہ حدیث مذکور لکھ کر اسی صفحہ پر صاف لکھ دیا:  
”سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا۔“

اب نہ خروج دجال کا انتظار نہ نزول مسیح درکار، ان کے نصیبوں وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانوں کے کافریت پرست  
بنانے کو ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جما دی، یہ کھلم کھلا اپنے اور اپنے تمام پیروؤں کے کفر و  
شرک کا اقرار ہوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث نے خبر دی تو دنیا کے پرے پر کوئی مسلمان نہیں سب

۱	القرآن الکریم	۳۳/۶۸	مطبوع علمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور	۳
۲	تقویۃ الایمان	الفصل الرابع فی ذکر رد الشراک فی العبادۃ	۳	۳
۳	”	”	”	۳
۴	”	”	”	۳

کافرت پرست ہیں جن میں یہ خود اور اس کے پیرو بھی داخل، اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہے۔

خلاصة وتكملة لسان الحكام للعلامة ابراهيم الحلبي مطبوعة مصر ١٢٩٩ ص ٥٤ :

فی النوائیل مرسل قال انا ملحد یکفر فیہ

عالمگیری ج ۲ ص ۲۴۹ :

مسلم قال انا ملحد يكفر ولو قال ما علمت جو مسلمان اپنے ملحد ہونے کا اقرار کرے کافر ہو جائیگا

اور اگر کہے میں نہ جانتا تھا کہ اس میں مجھ پر کفر عائد ہوگا

تو یہ عذر نہ سنا جائے گا۔

پھر اس میں تمام اُمت کو کافر بنایا، یہ دوسرا کفر ہے۔ شفاء شریف کی عبارت ابھی سن چکے، غرض اُس کی کتابوں میں ایسے

کفریات بکثرت ہیں جن پر بلا مبالغہ صد ہا نہیں ہزار ہا وجہ سے کفر لازم، جسے یقین نہ آئے ہمارا رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ

یاد دیگر تحریراتِ بارقہ المشرقة علی مارقة المشرقة وغیرہا مطالعہ کرے۔ یہ طائفہ وہاں ہے کہ اس کے پیرو،

اس کے ہم مذہب اُس کے کلمات کی تصحیح و تحسین کرتے اُسے امام و پیشوا و مقتدا مانتے ہیں، وہ سب کفریات ان پر

بھی عامہ۔ اعلام بقواطع الاسلام میں ہمارے علمائے کرام سے کفر متفق علیہ کی فصل میں منقول، مطبع مصر ص ۳۱،

من تلفظ بلفظ کفر یکفر و کذا کل من صحیح  
جو کفر کا لفظ بولے کافر ہوا اسی طرح جو اس پر ہنسے

علیہ اوستحسنہ اور ضی بہ یکفر لہ  
یا اچھا سمجھے یا راضی ہو کافر ہو جائے۔

بحر الرائي ج ٥ ص ١٢٢

من حسن کلام اہل الہواء وقال معنوی جو بد مذہبوں کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے

او کلام لہ معنی صحیح ان کا پ ذلک

کفر من القائل کفر المحسن ۛ کلمۃ کفر تھا تو یہ اچھا بتانے والا کافر ہو گیا۔

پھر ان کی عادت دائمی کہ جس مسلمان کو مقلد پائیں شرک بتائیں حکم احادیث صحیحہ و روایات صحیحہ فقہیان پر لازم کفر

کے لئے بس ہے۔ صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۲ ص ۱-۹، صحیح مسلم افضل المطابع ج ۱ ص ۵۷:

یہاں رجل قال لآخیه کافر فقد بآء بها احدهما حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

له خلاصة الفوائد كتاب الفاظ الفرق فصل تالي جبر خمس مكتبة جليلية كوتة ٣٨٤/م

۲۷۹/۲

۳۶۶ ص  
 ۱۲/۱۰

باب احکام امریدین      ایچ ایم سعید پی آر پی      ۱۲/۵



(نہاد مسلم) ان کات کما قال واکار جعت  
 علیہ  
 وکلم نے فرمایا جو شخص کسی کلمہ کو کافر کہے ان میں ایک  
 پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا پچ کافر تھا تو خیر ورنہ یہ  
 لفظ کہنے والے پر پٹ آئے گا۔

حدیقہ ندیہ شرح طریقہ مجددیہ مطبع مصر ۱۲۰۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶  
 كذلك یا مشرك ونحوہ  
 اسی طرح کسی کو مشرک یا اس کے مثل کوئی لفظ کہنا  
 کہ جسے کہا وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہو گیا۔  
 ہم نے الکوکبة الشهابية اور نیز النہی الاکید عن الصلوة وراعدی التقليد میں  
 ثابت کیا کہ یہ معنی خود احادیث سے ثابت اور تقویۃ الایمان اس دعویٰ کی مؤید۔ عالمگیری ج ۲ ص ۲۷۸،  
 ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۳ ص ۶۸، جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۳ھ ج ۲ ص ۶۵۱ دونوں  
 فصول عادی سے، حدیقہ ندیہ ص ۱۴۰ و ۱۵۶ احکام حاشیہ درر وغیرہ، جامع الفصولین ج ۲ ص ۳۱۱  
 قاضی خان سے رد المحتار مطبع استنبول ج ۲ ص ۳۸۳ نہر الفاتی سے درمختار ص ۲۹۳، شرح وہبانیہ سے  
 خزائن المفتین قلمی ج ۱ کتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر، راز ج ۳ ص ۳۳۱،

المختار للفتویٰ فی جنس هذه المسائل  
 ان القائل بمثل هذه المقالات ان کات  
 اس قسم کے مسائل میں فتوے کے لئے مختاریہ ہے  
 کہ مسلمان کو اس طرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف  
 اراد الشتم ولا یعتقد کافر الا یکفر وان  
 دشنام دہی کا ارادہ کرے اور دل میں کافر نہ جانے  
 کان یعتقد کافرًا فخطابه بهذا بناءً علی  
 تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اسے کافر  
 اعتقاده انه کافر یکفر  
 سمجھتا ہے اس بنا پر یوں کہا تو کافر ہو جائے گا۔  
 درمختار: بہ یفتی اسی تفصیل پر فتویٰ ہے۔ یہ ظاہر کریہ لوگ اپنے مذہب و اعتقاد کی رو سے مسلمانوں کو

۵۷/۱	قدیمی کتب خانہ کراچی	کتاب الایمان	صحیح مسلم
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	النوع الرابع	الحلیۃ النذیہ شرح الطریقۃ المحمدیہ
۲۷۸/۲	نورانی کتب خانہ پشاور	المرتدین	فتاویٰ ہندیہ الباب التاسع فی احکام
۲۳۶/۲	مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	السبب الخ	الحلیۃ النذیہ النوع الرابع من الانواع الستین
۶۸/۴	نو لکھنؤ	کتاب الحدود	شرح النقایۃ للبرجندی
۱۸۳/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب التعزیر	رد المحتار
۳۲۷/۱	مطبع مجتہدانی دہلی		درمختار

مشرک کہتے ہیں ان کا یہ عقیدہ ان کی کتب مثل تقریر الایمان وتنویر العینین و تصانیف بھوپالی وغیرہ میں جا بجا مصرح تو حسب تصریحات مذکورہ فقہائے کرام ان پر لزوم کفر میں اصلاً کلام نہیں، باقی تفصیل ہمارے رسائل النہی الالکید والکتابۃ الشہابیہ و حصہ اول مجلد ششم العطا یا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ میں ہے۔ لاجرم علمائے مکہ معظمہ کے سرار بقیۃ السلف عمدة الابراخامة المحققین شیخ الاسلام والمسلمین زبدۃ الکبرار البطل الامین شیخنا وبرکتنا وسیدنا وقدوتنا علامہ سید شریف احمد زینی دحلان مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعناہ وقد ساء بسره الملکی نے کتاب مستطاب الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ میں کہ خاص اسی طائفہ کے رد میں تالیف فرمائی اور مطبع بہیہ مصر میں طبع ہوئی، ان گمراہوں کی نسبت تصریح ارشاد فرمایا، ص ۲۶ :

هؤلاء الملحدة المكفرة للمسلمين  
یہ ملحد کافر بے دین لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے۔  
نظاہر ہے کہ ملحد ایک فرقہ کفار ہے بلکہ جمیع فرق کفر کو شامل۔ رد المحتار ج ۳ ص ۴۵، رسالہ  
علامہ ابن کمال پاشا سے :

الملحد اوسع فرق الكفر رجلاً۔  
ملحد تمام فرق کفار سے وسعت معنی میں زیادہ ہے۔  
نیز علامہ سید شریف ممدوح نے فرمایا، ص ۳۰ :

امر الشریف مسعودان يناظر علماء الحرمين  
العلماء الذين بعثوهم فناظر و هم فوجدوهم  
ضئيلة ومسخرة كحمر مستنفرة فرت من  
قسورة ونظر والى عقائد هم فاذا هي مشتملة  
على كثير من المكفريات  
امیر الشریف مسعودان نے حاکم حضرت مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ  
نے علمائے حرمین شریفین کو حکم دیا کہ وہابیوں کے  
مولویوں سے جو ان کے امام شیخ نجدی نے بھیجے ہیں  
مناظرہ کریں، علمائے کرام نے ان لوگوں سے مناظرہ فرمایا  
تو انہیں پایا کہ نرے مسخرے ہنسنے کے قابل ہیں جیسے  
بھڑکے ہوئے گدھے کہ شیر سے بھاگے ہوں اور ان کے عقائد کو غور فرمایا تو ان میں بہت باتیں وہ پائیں جن کا  
قابل کافر ہے۔

اسی رسالہ مبارکہ میں ص ۳۲ سے ۳۵ تک بہت حدیثیں نقل فرمائیں جن میں اسی فرقہ وہابیہ کے خروج  
کی خبر آئی ہے ان میں بھی جا بجا ان کے کافر اور دین اسلام سے یکسر خارج ہونے کی تصریح ہے اس میں ان کے

۳۸ ص	مکتبہ دار الشفقت ترکی	لہ الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ
۲۹۶/۳	دار احیاء التراث العربی بیروت	باب المرتد
ص ۴۳ و ۴۴	مکتبہ دار الشفقت ترکی	لہ الدرر السنیہ فی الرد علی الوہابیہ

معلم اول شیخ نجدی کی نسبت فرمایا ص ۲ :

فبہت الذی کفر مدہوش ہو گیا کافر۔

بالجملہ اس میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحی پڑہ پر ہزاروں جسے کفر لازم، اور جاہیر فقہائے کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم۔

نسأل اللہ تعالیٰ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دین، دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتے ہیں (ت)

تنبیہ نبیہ : یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفی تھا مگر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں بے حد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام معظمین کلمۃ خیر الانام علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت و شدید ایذا میں پاتے اس طائفہ تالفہ کے پیرو پیرو سے ناحی نادر و بات پر پتے مسلمانوں خالص سنیوں کی نسبت حکم کفر و شرک سننے ایسی ناپاک و غلیظ گالیاں کھاتے ہیں با اینہم شدت غضب دامن احتیاط ان کے ہاتھ سے چھڑاتی، نہ ان نالائقی و لایعنی خباثتوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے، وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم و التزام میں فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات، ہم احتیاط برتیں گے سکوت کریں گے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے، فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اس بحث کا قدرے بیان آخر رسالہ سبتحن السبوح عن تعیب کذب مقبوح میں کیا اور وہاں بھی بانگہ اس امام و طائفہ پر صرف ایک مسئلہ امکان کذب میں اٹھتر وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا، حکم کفر سے کف لسان ہی لیا۔

بالجملہ اس طائفہ حائفہ خصوصاً ان کے پیشوا کا حال مثل یزید پلیدی علیہ ما علیہ ہے کہ محتاطین نے اس کی تکفیر سے سکوت پسند کیا، ہاں یزید فرید اور ان کے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اس غیث سے ظلم و فسق و فجور متواتر مگر کفر متواتر نہیں اور ان حضرت سے یہ سب کلمات کفر اعلیٰ درجہ تو اتپر ہیں پھر اگرچہ ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں ان کے خسار و بوار کو یہ کیا کم ہے کہ جاہیر ائمہ کرام فقہائے اسلام کے نزدیک ان پر بوجہ کثیرہ کفر لازم، والعیاذ باللہ القیوم الدائم۔ امام ابن حجر مکی قواطع میں فرماتے ہیں،

انہ یصیر مرتدا علی قول جماعة وکفی بهذا وہ ایک جماعت کے قول پر مرتد ہو جائیگا اور یہ اس کے خساس و قضا یطائی۔ خسارہ اور کسرشی کو کافی ہے (ت)

لہ القرآن الکریم ۲/۲۵۸

لہ الاعلام بقواطع الاسلام مع سبل النجاة

مکتبہ دار الشفقتہ استنبول ترکی

ص ۳۶۲

اللہ عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اٹھائے، آمین! والحمد للہ رب العالمین، واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلہ جل مجدہ اتم واحکم۔

الحمد للہ جواب مفصل سے یہ چند سطور کا التقاط مع بعض نفائس زیادات کہ فرہ جہادی الاسخسہ روز جمعہ مبارکہ ۱۳۱۲ھ کو آغاز و انجام ہوا، بجائے خود بھی اس باب میں کافی و وافی کلام ہوا، لہذا بطریق تاریخ<sup>۱۲</sup> مسل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ<sup>۱۳</sup> نام ہوا، صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولینا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین والحمد للہ رب العالمین

حنفی قادری برکاتی بریلوی  
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خاں مستفی

کتبہ عبدالمذنب احمد رضا بریلوی عفی عنہ  
بمجد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم

علہ قال صاحب جمال الدین بن مطروح: ہ  
ان کان بابا کم بذامراضیا  
فرب غش قد اتی من تصیح  
وقال غیرہ: ہ  
وسام بابا ہم ماموسا  
فاخلقت ظنتہ المقساد  
نقلہما فی حرف الباء من قواف الوفیات ۱۲ منہ  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (م)

الصاحب (جمال الدین بن مطروح) نے کہا:  
اگر تمہارا بابا اس پر راضی ہے تو بسا اوقات  
کھوٹا بھی کھری آواز دیتا ہے۔  
اور کسی دوسرے نے کہا:  
تمہارے بابا نے کسی مامور کا قصہ کیا  
تو پیمانوں نے اس کا اندازہ غلط کر دیا۔  
دونوں شعر قواف الوفیات کے حرف با میں اس نے  
نقل کئے ۱۲ منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ت)